کیلاش کمار سنوتیا
بنام
اسٹیٹ آف بہار اور دیگر

2 ستمبر 2003

[ڈوریسوامی راجواور ارجیت پاسیات، جسٹسز]

تعزیراتی ضابطہ، 1860 - دفعہ 405 اور دفعہ 409 جسے دفعہ 34 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے- بینک ڈرافٹ تیار کرنے کے لیے بینک کے کیش کاؤنٹر پر پہنچائی گئی رقم - چوری شدہ رقم اور بینک حکام کے خلاف بنائے گئے مجرمانہ خیانت کے الزامات -ٹرائل کورٹ نے ہیڈ کیشیئر اور رقم گننے کے ذمہ دار شخص کو مجرم قرار دیا - پہلی اپیلٹ عدالت اور عدالت عالیہ نے انہیں تفویض کے مقام پر ٹھوس اور قابل اعتماد ثبوت کی کمی کی وجہ سے بری کر دیا -اپیل پر منعقد، چاہے رقم کی حوالگی ثابت ہو جائے، یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا جائیداد کا کوئی بے ایمان تصرف بے جا، استعمال یا تصرف ہوا تھا -انگرڈ جرم کے عوامل اس صورت میں موجود نہیں ہوتے ہیں جب رقم کے ساتھ تفویض کردہ شخص کسی اتفاقیہ یا مداخلت کی صورت حال کی وجہ سے کام انجام دینے سے قاصر ہو۔

اپیل کنندہ ڈیمانڈ ڈرافٹ لینے کے لیے 150,200 روپے کی رقم ایک بینک میں لے گیا۔ یہ رقم بینک حکام کے حوالے کر دی گئی۔ بینک کے چپڑاسی نے بعد میں اپیل گزار کو مطلع کیا کہ اس کی طرف سے دی گئی رقم کیش کاؤنٹر سے غائب ہے۔آئی پی سی کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 409 کے تحت تمام متعلقہ اہلکاروں کے خلاف الزامات طے کیے گئے ؛انہوں نے بے گناہی کا اعتراف کیا۔ٹرائل کورٹ نے ہیڈ کیشیر اور رقم گننے کے ذمہ دار شخص کو مجرم قرار دیا اور انہیں دو دو سال قید کی سزا سنائی۔ پہلی اپیلٹ عدالت اور عدالت عالیہ نے انہیں قابل اعتماد اور ٹھوس شواہد کی کمی کی وجہ سے بری کر دیا، لیکن رقم کے حوالے کرنے اور غائب ہونے کے حوالے سے ایک نتیجہ ریکارڈ کیا۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ تفویض کا طریقہ جو بھی ہو اگر تفویض کی حقیقت قائم ہو جاتی ہے تو تفویض کا طریقہ متعلقہ نہیں ہے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: .1۔آئی پی سی کی دفعہ 405 کے تحت الزامات کو گھر لانے کے لیے بنیادی تقاضے مشترکہ طور پر تفویض کو ثابت کرنے کے تقاضے ہیں اور آیا ملزم کو بے ایمانانہ ارادے سے متحرک کیا گیا تھا یا نہیں، اس کا غلط استعمال کیا گیا تھا یا اسے اپنے استعمال میں تبدیل کر دیا گیا تھا تاکہ اسے تفویض کرنے والے افراد کو نقصان پہنچے۔ارادے کا سوال براہ راست ثبوت کا معاملہ نہیں ہے۔کچھ وسیع ٹیسٹوں کا تصور کیا گیا ہے جو عام طور پر یہ فیصلہ کرنے میں مفید رہنمائی فراہم کریں گے کہ آیا کسی خاص معاملے میں ملزم کے پاس جرم کے لیے عدالتی معاون ہے یا نہیں۔[D-319]

2۔دفعہ 409 آئی پی سی سرکاری خادم، یا ساہوکارر، تاجر یا ایجنٹ کے ذریعے مجرمانہ خیانت سے متعلق ہے اور اسے درخواست میں لانے کے لیے، حوالگی کو ثابت کرنا پڑتا ہے۔اگر دو اجزاء کو ثابت کرنا ہے تو مجرم قرار پائیدار ہے، جو ہیں:(i) ملزم، ایک سرکاری خادم، یا ساہوکارر یا ایجنٹ کو ایسی جائیداد سونپی گئی تھی جس کا وہ محاسبہ کرنے کا پابند ہے؛اور(ii) ملزم نے مجرمانہ خیانت کی ہے۔[G،F-318]

3۔فوری معاملے میں، چاہے یہ ثابت ہو جائے کہ رقم سونپی گئی تھی، یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا ملزم نے بے ایمانانہ طور پر غلط استعمال کیا تھا یا اسے اپنے استعمال میں تبدیل کیا تھا یا بے ایمانانہ طور پر اس جائیداد کا استعمال کیا تھا یا اسے ٹھکانے لگا دیا تھا۔پیسے تسلیم شدہ طور پر کیش کاؤنٹر سے چھین لیے گئے تھے اور یہ استغاثہ کا معاملہ نہیں ہے کہ وہی رقم ملزم کو بینک ڈرافٹ حاصل کرنے کے لیے دی گئی تھی اور وہ اسے لے گئے۔مداخلت کی صورتحال کی وجہ سے بینک ڈرافٹ تیار نہیں ہو سکے کیونکہ کسی نے نقد رقم چرا لی تھی۔مجرمانہ خیانت کو تشکیل دینے کے لیے ضروری اجزاء موجود نہیں ہیں، چاہے پیسے کا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔اگر کوئی شخص جسے رقم سونپی گئی ہے وہ کسی اتفاقی یا درمیانی صورتحال کی وجہ سے کام انجام دینے سے قاصر ہے جو آئی پی سی کی دفعہ 405 یا آئی پی سی کی دفعہ 409 کے اطلاق میں نہیں لائے گا، جب تک کہ غبن یا ذاتی تصرف بے جا میں تبدیلی یا جائیداد کو ٹھکانے لگانا قائم نہ

ہو۔درج ذیل عدالتوں نے ان اہم متعلقہ زاویوں سے مسائل کونہیں دیکھا جس کی وجہ سے ملزم افراد کو آئی پی سی کی دفعہ 409 کے تحت سزا نہیں دی جاسکتی۔[319-F-H]،[320-A،B]

فوجداری اپیل کا عدالتی دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 904 آف 1996۔

1988 کے فوجداری آر نمبر 20 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 19.3.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس بی اپادھیائے، آر آر دوبے اور سنتوش مشرا۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے انیل کمار جھا۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے جی ایس چٹرجی (این پی)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

اریجیت پاسیت، جے۔ یہ اپیل مخبر کے کہنے پر ہے جس نے جواب دہندہ نمبر 2-گوتم بوس کے ساتھ ساتھ دو دیگر کے خلاف تعزیرات ہند 1860 کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 409 کے تحت قابل سزا جرم کے الزام میں قانون وضع کیا (مختصر 'IPC')۔

استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ 23 اگست 1982 کو اپیل کنندہ اسٹیٹ بینک آف انڈیا، جھریا برانچ میں 75000 روپے کے دو بینک ڈرافٹ لینے کے لیے گیا۔اس کے خادم اندر دیو رام بھی اس کے ساتھ تھے۔اپیل کنندہ اپنے ساتھ 150200 روپے لے کر گیا تھا جس میں سے 75100 روپے مہابیر بھنڈار کے تھے جن میں اپیل کنندہ مالک تھا، جبکہ بقایا 75100 روپے اپیل کنندہ کے بھائی سے تعلق رکھنے والے سواستک بھنڈار کے تھے۔کل رقم ملزم گنوری ساؤ کو گنتی کے مقصد سے ملزم گوتم بوس-ہیڈ کیشیئر کے کہنے پر سونپی گئی۔نقد چرواہے نے اسے بتایا کہ وہ رقم شمار کرے گا، اور وہ بیگ واپس کردے گا جس میں دوپہر 2 بجے رقم لی گئی تھی۔اطلاع دہندہ-اپیل کنندہ نے بینک کے ایک افسر امیت کمار بنرجی کو مناسب طریقے سے بھرے نقد واؤچر حوالے کیے اور یہ بتائے

جانے پر کہ ڈرافٹ دوپہر 2 بجے کے قریب حوالے کیے جائیں گے اپنی دکان پر واپس آیا۔ دوپہر 1 بجے کے قریب جگدیش نامی بینک کا چپڑاسی اس کی دکان پر آیا اور اسے بتایا کہ اس کی طرف سے دی گئی رقم نقد کاؤنٹر سے غائب ہے۔ یہ سن کر مخبر اور اس کا بھائی دونوں بینک کی طرف بھاگے۔ انہیں بتایا گیا کہ بینک کے منیجر کی جانب سے پیسے غائب ہونے کی شکایت پہلے ہی درج کرائی جا چکی ہے۔ جب تک اپیل کنندہ اور اس کا بھائی بینک پہنچے، پولیس پہنچ چکی تھی۔ گنوری نے اعتراف کیا کہ وہ مخبر کی طرف سے دی گئی رقم کو گن رہا تھا۔ جب وہ تھوڑی دیر کے لیے باہر گیا تو اس دوران کوئی پیسے لے گیا تھا۔ مخبر نے بینک کے احاطے میں پولیس افسر (اقتباس پی-3) کے سامنے تحریری رپورٹ درج کی اور اس کی بنیاد پر مقدمہ درج کیا گیا اور تفتیش شروع کی گئی۔

تفتیش مکمل ہونے پر، فرد جُرم پیش کی گئی اور گوتم بوس، گنوری ساؤ، اور جگدیش رام کے خلاف دفعہ 409 کے ساتھ ساتھ دفعہ 34 آئی پی سی کے تحت الزامات مرتب کیے گئے۔ ملزموں نے بے گناہی کا دعوی کیا۔ انہوں نے موقف اختیار کیا کہ یہ مقدمہ انشورنس کمپنی کے ذریعے بینک سے رقم حاصل کرنے کے لیے جھوٹا قائم کیا گیا تھا۔

استغاثہ کے مقدمے کو ثابت کرنے کے لیے دس گواہوں سے پوچھ گچھ کی گئی۔ ٹرائل کورٹ نے اپنے شواہد پر انحصار کرتے ہوئے پایا کہ صرف مدعا علیہ نمبر 2- گوتم بوس اور گنوری ساؤ آئی پی سی کی دفعہ 409 کے تحت قابل سزا جرائم کے مجرم تھے جنہیں آئی پی سی کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھا گیا اور انہیں ہر ایک کو دو سال قید کی سزا سنائی گئی۔ مذکورہ ملزم افراد نے ایڈیشنل سیشن جج، دھنباد کے سامنے دو اپیلیں دائر کیں، جنہوں نے فوجداری اپیل نمبر 145 / 1986 اور فوجداری اپیل نمبر 151 / 1986 میں کہا کہ الزامات کو گھر نہیں لایا گیا ہے کیونکہ شواہد میں بہت سی کمزوریاں تھیں اور آئی پی سی کی دفعہ 409 کی درخواست لانے کے حوالے سے شک تھا۔ مخبر اپیل کنندہ کے ذریعے پٹنہ عدالت عالیہ کے سامنے اس معاملے پر نظر ثانی کی گئی۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے، معروف سنگل جج نے فیصلہ دیا کہ اگرچہ ایسا لگتا ہے کہ رقم حوالے کر دی گئی ہے، لیکن یہ قابل اعتماد اور ٹھوس شواہد سے ثابت نہیں ہوا ہے کہ رقم واقعی کب غائب تھی۔ تاہم، اس میں 150,200 روپے حوالے کرنے اور کیش کاؤنٹر سے رقم غائب ہونے کی حقیقت درج کی گئی۔ لیکن ریکارڈ پر موجود شواہد سے یہ معقول شک سے بالاتر ثابت نہیں ہوتا ہے کہ دراصل نقد رقم ہیڈ کیشیر گوتم بوس کے کہنے پر گنوری ساؤ کو سونپی گئی تھی، حالانکہ بینک کے احاطے اور کیش کاؤنٹر سے رقم غائب تھی۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ رقم کی چوری کے امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ مخبر نے بینک سے رقم کی وصولی کے لیے دعوی دائر کیا تھا اس لیے وہ اسے آگے بڑھا سکتا تھا۔ حوالگی کے نقطہ پر شواہد کی کمی کی وجہ سے، دفعہ 409 کے تحت مقدمہ نہیں بنایا گیا۔ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف یہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے کہا کہ جب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ بینک کے احاطے میں بینک کے کیش کاؤنٹر سے رقم غائب تھی، زائد منیجر کی طرف سے رقم کی چوری زائد آئی پی سی کی دفعہ 380 کے تحت جرم کا الزام لگاتے ہوئے معلومات درج کی گئی تھیں، تو ٹرائل کورٹ، فرسٹ اپیلیٹ کورٹ زائد عدالت عالیہ نے یہ مؤقف اختیار کرنے میں جواز پیش نہیں کیا کہ آئی پی سی کی دفعہ 409 کے حوالے سے تفویض کے طریقے کے حوالے سے مواد کی کمی تھی۔ یہ پیش کیا گیا کہ شقیں زبان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تفویض کا طریقہ جو بھی ہو، اگر تفویض کی حقیقت قائم ہو جاتی ہے تو مزید کچھ قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نوٹس کے باوجود، مدعا علیہ نمبر 2 پیشی میں داخل نہیں ہوا ہے۔ ریاست بہار کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ اپیل کنندہ کے ذریعے اپنایا گیا موقف اس کے ذریعے اپنایا جاتا ہے۔

آئی پی سی کی دفعہ 409 سرکاری خادم، یا ساہوکارر، تاجر یا ایجنٹ کے ذریعے مجرمانہ خیانت سے متعلق ہے۔ مذکورہ شق کو لاگو کرنے کے لیے تفویض کو ثابت کرنا ہوگا۔ دفعہ 409 کے تحت مجرم قرار کو برقرار رکھنے کے لیے دو اجزاء ثابت کرنے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

(1) ملزم، ایک سرکاری خادم، یا ساہوکارر یا ایجنٹ کو ایسی جائیداد سونپی گئی تھی جس کا وہ محاسبہ کرنے کے لیے ڈیوٹی بانڈ ہے؛ اور

(2) ملزم نے مجرمانہ خیانت کی ہے۔

مجرمانہ خیانت کی مقدار آئی پی سی کی دفعہ 405 میں فراہم کی گئی ہے۔ دفعہ 409 بنیادی طور پر افراد کے ایک زمرے کی طرف سے مجرمانہ خیانت ہے۔ مجرمانہ خیانت کے جرم کے اجزاء یہ ہیں:-

(1) کسی بھی شخص کو جائیداد، یا جائیداد پر کسی بھی تسلط کے ساتھ تفویض کرنا۔

(2)(a) بے ایمانانہ طور پر اس جائیداد کا غلط استعمال کرنا یا اسے اپنے استعمال میں تبدیل کرنا؛ یا (b)

بے ایمانانہ طور پر اس جائیداد کا استعمال کرنا یا اسے ٹھکانے لگانا یا کسی دوسرے شخص کو جان بوجھ کر تکلیف پہنچانا تا کہ اس کی خلاف ورزی کی جاسکے۔

(i) قانون کی کسی بھی سمت میں اس طریقے کو تجویز کرنا جس میں اس طرح کے اعتماد کو خارج کیا جاتا ہے؛ یا

(ii)اعتماد کے اخراج کو چھوتے ہوئے کیے گئے کسی بھی قانونی معاہدے کا۔

دفعہ 405 کے تحت الزامات کو گھر لانے کے لیے بنیادی تقاضے مشترکہ طور پر ثابت کرنے کے تقاضے ہیں (1) تفویض اور (2) آیا ملزم کو بے ایمان ارادے سے متحرک کیا گیا تھا یا اس کا غلط استعمال نہیں کیا گیا تھا یا اسے اپنے استعمال میں تبدیل کر دیا گیا تھا تا کہ اسے تفویض کرنے والے افراد کو نقصان پہنچے۔ چونکہ ارادے کا سوال براہ راست ثبوت کا معاملہ نہیں ہے، اس لیے کچھ وسیع ٹیسٹوں کا تصور کیا گیا ہے جو عام طور پر یہ فیصلہ کرنے میں مفید رہنمائی فراہم کریں گے کہ آیا کسی خاص معاملے میں ملزم کے پاس جرم کے لیے مردانہ وجہ تھی یا نہیں۔

فوری معاملے میں چاہے یہ ثابت ہو جائے جیسا کہ اپیل کنندہ کے وکیل نے دعوی کیا تھا، وہ رقم سونپی گئی تھی جو حقیقت بینک کے کیش کاؤنٹر سے رقم غائب ہونے کے بارے میں تسلیم شدہ کیس سے ثابت ہوتی ہے، ایک عنصر جس کا فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آیا ملزم نے بے ایمانانہ طور پر اس جائیداد کا غلط استعمال کیا تھا یا اسے اپنے استعمال میں تبدیل کیا تھا جو اس نے سونپی تھی یا بے ایمانانہ طور پر اس جائیداد کا استعمال کیا تھا یا اسے ٹھکانے لگا دیا تھا۔ جیسا کہ استغاثہ نے پیش کیا، نقد کاؤنٹر سے رقم چھین لی گئی۔ یہ استغاثہ کا معاملہ نہیں ہے کہ جو رقم ملزم گوتم بوس کو دی گئی تھی اور نقد چرواہا بینک ڈرافٹ حاصل کرنے کے لیے ملزم گوتم بوس یا نقد چرواہا گنوری ساؤلے گئے تھے۔ ایک درمیانی صورتحال کی وجہ سے، کسی اور کے ذریعہ چوری کی وجہ سے نقد غائب ہونے پر بینک ڈرافٹ تیار نہیں کیا جا سکتا تھا اور اپیل گزار کے حوالے نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہاں تک کہ اگر پیسے کا نقصان ہوتا ہے، تو مجرمانہ خیانت کو تشکیل دینے کے لیے ضروری اجزاء موجود نہیں ہیں۔ اگر کسی اتفاقی یا درمیانی صورتحال کی وجہ سے، کوئی شخص جسے رقم سونپی گئی ہے وہ کام انجام دینے سے قاصر ہے، تو اس کا اطلاق آئی پی سی کی دفعہ 405 یا آئی پی سی کی دفعہ 409 پر نہیں ہوگا، جب تک کہ غبن، یا ذاتی تصرف بے جا میں تبدیلی یا جائیداد کو ٹھکانے لگانا ثابت نہ ہو جائے۔ بدقسمتی سے، نیچے دی گئی عدالتوں نے مسائل کو ان انتہائی متعلقہ زاویوں سے نہیں دیکھا ہے۔ ناگزیر نتیجہ یہ ہے کہ ملزم افراد کو آئی پی سی کی دفعہ 409 کے تحت مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ تاہم، یہ اپیل گزار کو اس طرح کی راحت

حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گا جو قانون میں دستیاب ہے بصورت دیگر کسی مناسب حل کا تعاقب کرے۔

اپیل کو مذکورہ بالا مشاہدات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اے۔کیو۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document